ایک حدیث بھی قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگی۔

صحیح مسلم شریف میں ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دین ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ایک فارسی الاصل شخص اس کو حاصل کرے گا" اس حدیث کو بخاری وغیرہ نے بالفاظ مختلف ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کے متعلق امام سیوطی شافعی فرماتے ہیں "یہ حدیث ایسی اصل صحیح ہے جس پر ابوحنیفہ کی بشارت و فضیلت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ (تبییض الصحیفہ) علامہ محمد بن یوسف دمشقی شافعی کہتے ہیں۔ اس حدیث سے مراد ابوحنیفہ ہیں اور ابنائے فارس میں کوئی بھی علم میں ابوحنیفہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچا (حاشیہ علی المواہب)

امام ابن حجر تصریح کرتے ہیں۔ "ابوحنیفہ ابنائے فارس میں سے ہیں (تہذیب التہذیب)

اس مضمون میں وسعت تو کافی ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کی تسلی اور قارئین کی دلچسپی اور معلومات کے لئے اتنا ہی کافی ہے جس سے ثابت ہوا کہ امام صاحب فارسی النسل تھے کابلی نہیں تھے۔ ان کا خاندان کبھی بھی غلام نہیں رہا۔ ائمہ اربعہ میں سے صرف ابوحنیفہ ہی ایسے ہیں جن کی بشارت و فضیلت حدیث صحیح میں موجود ہے۔

جانباز ملک علوی چوڑا تحصیل وزیر آباد۔ خریداری ۶۱۲۱ ع

شیخ رحمکارؒ اور عبدالحکیمؒ سیالکوٹی کا سن وفات | "اخبار و افکار" کے ذیل میں جناب مولانا مفتی سیاح الدین صاحب اور جناب محمد نواز خٹک صاحب کا بیان پڑھ لیا۔ مضمون "خوشحال خان خٹک کا خاندان اور سلوک و تصوف" کے بعض مندرجات کے بارے میں دونوں حضرات کی توضیح و تذکیر کے لئے ممنون ہوں۔ عرض یہ ہے کہ راقم نے اردو ٹائپ شدہ مضمون ارسال کیا تھا جس میں ہندسہ (۶) سے کاتب کو غلط فہمی ہوئی لہذا مذکورہ ہندسہ کی جگہ کہیں (۹) اور کہیں (۷) تحریر کیا ہے۔ راقم کو اس بات سے مکمل اتفاق ہے کہ سنین کے غلط اندراج سے تاریخی واقعات کو سمجھنے میں کافی دشواریاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ جہاں تک حضرت شیخ رحمکارؒ کے سن وفات کا تعلق ہے اس کے متعلق تاریخی جملہ "با فقر رفت" (۱۰۶۳)، زبان زد عام ہے۔ اس بنیاد پر راقم نے حضرت موصوف کا سن وفات ۱۰۶۳ھ ہی تحریر کیا ہے ۱۰۷۳ھ کاتب کے سہو قلم کا نتیجہ ہے۔

مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کا سن وفات راقم نے ۱۰۶۶ھ لکھا ہے ۱۰۶۷ھ بھی تو متفق علیہ نہیں ہے اس لئے کہ مفتی غلام سرور لاہوری خزینۃ الاصفیا جلد دوم میں ان کے سن وفات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"وفات وے بقول صاحب مخبر الواصلین درسال یک ہزار و شصت و ہشت ہجری است (۱۰۶۸)۔"

اسی طرح تھامس ولیم نے اپنی کتاب "اورنٹیل بایوگرافیکل ڈکشنری" میں مولانا کا سن وفات ۱۰۶۶ھ مطابق ۱۶۵۶ء تحریر کیا ہے۔ اورنٹیل بایوگرافیکل کے بارے میں مولوی عبدالرحیم مرحوم ناظم مکتبہ علوم مشرقیہ اسلامیہ کالج پشاور، لباب المعارف العلمیہ جلد دوم میں فرماتے ہیں:-